سوال

(1105) حمل وولادت کے مسائل میں مرد ڈاکٹر کے پاس جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا خواتین کے نسوانی امراض حمل وولادت کے مسائل میں مرد ڈاکٹر کے پاس لے جانا جائز ہے جبکہ کوئی مشکل اور الجھن والی بات نہ ہو؟ اور جو جاتے ہیں وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ لیڈی ڈاکٹرز، مردوں کے مقابلے میں اتنی ماہر نہیں ہوتیں اور دوسرے یہ کہ ضرورت کے تحت یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی دلیل کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ ہمارے ہاں بڑی معروف اور تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں، بلکہ مرد ڈاکٹر بھی ان کی مہارت کے معترف ہیں اور میں کئی ایک کے نام شمار کر سکتا ہوں۔

اور دوسری دلیل، میں نے اس سے پہلے اس طرح کا کوئی فتویٰ نہیں سنا ہے، اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ عورتوں نے اپنی طرف سے اسے جائز بنا لیا ہوگا۔ اور اگر ضروری ہو تو پہلے یقین کر لینا ضروری ہے کہ قرب وجوار میں کوئی مسلمان لیڈی ڈاکٹر موجود نہیں ہے۔ پھر غیر مسلم لیڈی ڈاکٹر کا نمبر ہے، پھر اس کے بعد مسلمان مرد ڈاکٹر کا نمبر ہے، اور چاہیئے کہ وہ قابل اعتماد ہو۔ اور پھر یہ بھی حلال نہیں ہے کہ اس مرد ڈاکٹر اور خاتون کے مابین کسی طرح کی کوئی خلوت ہو۔ اور کپڑا اتارنے میں بھی صرف اس قدر اتارا جائے جس کی لازمی ضرورت ہو۔ تو کیا ہماری بہنیں یہ سب شرائط وضوابط جانتی ہیں؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 774

محدث فتویٰ